داؔغ دہلوی

- پیدائش : ۱۸۳۱ء دہلی
- وفات : ۱۹۰۵ء حیدرآباد دکن
- تصانیف : گل زارِ داؔغ، آفتابِ داؔغ، مہتابِ داغ، یادگارِ داؔغ

غزل

حاصلاتِ تعلُّم یہ غزل پڑھ کر طلبہ :(۱)سُن کر نسبتہً طویل کلام کے اہم نکات، مصرعے یا شعر یاد رکھ سکیں۔ (۲)نسبتہً طویل کلام سُن کر اپنے لفظوں میں بیان کرسکیں۔ (۳)بیت بازی کی محفل میں مستند اور معیاری شعر پڑھ سکیں۔ (۴)استعارے کی تعریف کرسکیں۔

اب دل ہے مقام بے کسی کا
یوں گھر نہ تباہ ہو کسی کا

اتنی ہی تو بس کَسَر ہے تم میں
کہنا نہیں مانتے کسی کا

جو دم ہے وہ ہے بسا غنیمت
سارا سودا ہے جیتے جی کا

آغاز کو کون پوچھتا ہے
انجام اچھّا ہو آدمی کا

ایسے سے جو داؔغ نے نباہی
سچ ہے کہ یہ کام تھا اُسی کا

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(۱)اتنی ہی تو بس کسر ہےتم میں ـــــ کہنا نہیں مانتے کسی کا
(۲)آغاز کو کون پوچھتا ہے ـــــ انجام اچھا ہو آدمی کا

سوال نمبر۲: درج ذیل الفاظ و تراکیب کا مفہوم واضح کیجیے:

سودا	نباہی	کسر ہونا	بسا غنیمت	بے کسی

سوال نمبر۳: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) الفاظ آغاز اور انجام میں صنعت ہے:
(الف)مبالغہ (ب)تشبیہ (ج)تضاد (د)تعلیل

(۲) الفاظ "عیش، خوشی" میں صنعت ہے:
(الف)تضاد (ب) تعلیل (ج)مبالغہ (د)رعایتِ لفظی

(۳) الفاظ "اتنی ہی" اور "بسا غنیمت" میں صنعت ہے:
(الف)مبالغہ (ب)رعایت لفظی (ج)تعلیل (د)تضاد

(۴) الفاظ "بے کسی اور تباہ" میں صنعت ہے:
(الف)تشبیہ (ب)استعارہ (ج)رعایتِ لفظی (د)مبالغہ

(۵) اس غزل میں لفظ "دَم" کے معنی ہیں:
(الف) سانس (ب)پھونک (ج)نُسخہ (د)وقت

استعارہ:

(الف) آئے نکل کے ابنِ علیؓ شیر کی طرح (تشبیہ)
(ب) کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے (استعارہ)
(ج) "میرے چاند سے بیٹے ادھر آ۔" (تشبیہ)
(د) "میرے چاند ادھر آ۔" (استعارہ)

مذکورہ مثال (الف) میں امام حسینؓ کو شیر جیسا کہا گیا ہے لیکن جزو (ب) میں صرف شیر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جب کہ شیر سے مُراد حضرت امام حسینؓ ہی ہیں۔

مثال (ج) میں ایک ماں اپنے بچّے کو جیسا کہہ رہی ہے مگر جزو (د) میں ماں اُسی بچّے کو شیر کہہ کر مخاطب کررہی ہے۔

"استعارہ" کے لفظی معنی اُدھار یعنی مُستعار لینے کے ہیں۔ اگر کوئی لفظ اپنے مجازی معنوں میں اسی طرح استعمال ہو کہ اُس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اُسے استعارہ کہیں گے۔ جیسے امثالِ بالا میں شیر اور چاند استعارے ہیں۔

ارکانِ استعارہ: مُستعار منہٗ : وہ شخص یا چیز جس سے کوئی لفظ یا خوبی اُدھار لی جائے۔ (درج بالا مثالوں میں شیر۔چاند)

مُستعار لہٗ : وہ شخص یا چیز جس کے لیے کوئی لفظ یا خوبی اُدھار لی جائے۔(درج بالا مثالوں میں امام حسینؓ۔بچّہ)

وجہِ استعارہ: مُستعار منہٗ اور مُستعار لہٗ میں موجود مشترک خوبی۔ (درج بالا مثالوں میں بہادری۔ خوب صورتی)

سوال نمبر۴ : درج ذیل مصرعوں میں استعارہ اور ارکانِ استعارہ تلاش کیجیے:

(الف)اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی (ب)اِس باغ میں چشمے ہیں ترے فیض کے جاری

سوال نمبر۵ : تشبیہ اور استعارے کا باہمی فرق بتائیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ گروپوں کی شکل میں تقسیم ہوں گے پھر ہر گروپ دوسرے گروپ کو کلامِ داؔغ سنائے گا اور وہ گروپ نسبتاً طویل کلام سن کر اپنے لفظوں میں بیان کریں گے۔
- طلبہ دو گروپ بناکر بیت بازی کی محفل منعقد کریں گے۔ جس میں مستند اور معیاری شعر پڑھیں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کی سرگرمیوں اور مشقی سوالات حل کرنے میں اُن کی رہ نمائی کیجیے۔